روزنامہ
(ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

پیر 16/اگست 2010ء 5 رمضان 1431 ہجری 16 ظہور 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 171

آگ سے بچاؤ

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
روزے ڈھال ہیں اور آگ سے بچاؤ کا مضبوط قلعہ ہیں۔
(مسند احمد حدیث نمبر 8857)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں مگر جو تم میں سے بیمار یا سفر پر ہو وہ اتنے روزے پھر رکھے۔

(شہادت القرآن ۔ روحانی خزائن جلد 6 ص 336)

میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں۔ (الحکم 24 جنوری 1901ء ص 5)

کُتِبَ سے فرضی روزے مراد ہیں۔ (الحکم 24 فروری 1907ء ص 14)

تیسری بات جو (۔) کا رکن ہے وہ روزہ ہے۔ روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشا اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کے لئے تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔ (الحکم 17 جنوری 1907ء ص 9)

روزہ اور نماز ہر دو عبادتیں ہیں۔ روزے کا زور جسم پر ہے اور نماز کا زور روح پر ہے۔ نماز سے ایک سوز و گداز پیدا ہوتی ہے۔ اس واسطے وہ افضل ہے۔ روزے سے کشوف پیدا ہوتے ہیں۔ مگر یہ کیفیت بعض دفعہ جوگیوں میں بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ لیکن روحانی گدازش جو دعاؤں سے پیدا ہوتی ہے۔ اس میں کوئی شامل نہیں۔ (بدر 8 جون 1905ء ص 2 ملفوظات جلد چہارم ص 292)

اس سوال کے جواب میں کہ جہاں چھ ماہ تک سورج نہیں چڑھتا روزہ کیونکر رکھیں۔ فرمایا۔

اگر ہم نے لوگوں کی طاقتوں پر ان کی طاقتوں کو قیاس کرنا ہے تو انسانی قویٰ کی جڑھ جو حمل کا زمانہ ہے مطابق کر کے دکھلانا چاہئے پس ہمارے حساب کی اگر پابندی لازم ہے تو ان بلاد میں صرف ڈیڑھ دن میں حمل ہونا چاہئے اور اگر ان کے حساب کی تو دو سو چھیاسٹھ برس تک بچہ پیٹ میں رہنا چاہئے اور یہ ثبوت آپ کے ذمہ ہے۔ حمل صرف ڈیڑھ دن تک رہتا ہے لیکن دو سو چھیاسٹھ برس کی حالت میں یہ تو ماننا کچھ بعید از قیاس نہیں کہ وہ چھ ماہ تک روزہ بھی رکھ سکتے ہیں کیونکہ ان کے دن کا یہی مقدار ہے اور اس کے مطابق ان کے قویٰ بھی ہیں۔

(جنگ مقدس۔ روحانی خزائن جلد 6 ص 277)

رمضان میں درس القرآن

رمضان المبارک میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے فرمودہ درس القرآن ہفتہ سے جمعرات تک 4 بجے سہ پہر ایم ٹی اے پر نشر ہوں گے۔ اور جمعہ کے دن 3 بجے دوپہر نشر ہوا کرے گا۔ احباب بھرپور استفادہ فرمائیں۔

نظام جماعت یا عہدیدار کے خلاف شکوہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"اپنے گھروں میں کبھی ایسی بات نہیں کرنی چاہئے جس سے نظام جماعت کی تخفیف ہوتی ہو یا کسی عہدیدار کے خلاف شکوہ ہو۔ وہ شکوہ اگر سچا بھی ہے پھر بھی اگر آپ نے اپنے گھر میں کیا تو آپ کے بچے ہمیشہ کے لئے اس سے زخمی ہو جائیں گے۔ آپ تو شکوہ کرنے کے باوجود اپنے ایمان کی حفاظت کر سکتے ہیں لیکن آپ کے بچے زیادہ گہرا زخم محسوس کریں گے۔ یہ ایسا زخم ہوا کرتا ہے کہ جس کو لگتا ہے اس کو کم لگتا ہے، جو قریب کا دیکھنے والا ہے اُس کو زیادہ لگتا ہے۔ اس لئے اکثر وہ لوگ جو نظام جماعت پر تبصرے کرنے میں بے احتیاطی کرتے ہیں، ان کی اولادوں کو کم و بیش ضرور نقصان پہنچتا ہے۔ اور بعض ہمیشہ کے لئے ضائع ہو جاتی ہیں۔"

(خطبات مسرور جلد اول ص 149، 150)

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2010ء)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

رمضان تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ روزہ کا اجر عظیم ہے

صوفیا نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں صلوٰۃ تزکیۂ نفس کرتی ہے اور صوم (روزہ) تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جاوے اور تجلی قلب سے یہ مراد ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لیوے۔ پس اُنزل فیہ القرآن میں یہی اشارہ ہے اس میں شک و شبہ کوئی نہیں ہے روزہ کا اجر عظیم ہے لیکن امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم رکھتے ہیں مجھے یاد ہے کہ جوانی کے ایام میں میں نے (۔) چھ ماہ تک روزے رکھے۔ اس اثنا میں میں نے دیکھا کہ انوار کے ستونوں کے ستون آسمان پر جا رہے ہیں یہ امر مشتبہ ہے کہ انوار کے ستون زمین سے آسمان پر جاتے تھے یا میرے قلب سے۔ لیکن یہ سب کچھ جوانی میں ہو سکتا تھا اور اگر اُس وقت میں چاہتا تو چار سال تک روزہ رکھ سکتا تھا۔

(ملفوظات جلد دوم ص 561)

اوقات سحر و افطار ربوہ

رمضان المبارک 2010ء

رمضان المبارک	تاریخ	دن	وقت سحر	وقت افطار
1	12 اگست	جمعرات	4-01	6-58
2	13 اگست	جمعہ	4-02	6-57
3	14 اگست	ہفتہ	4-03	6-56
4	15 اگست	اتوار	4-04	6-55
5	16 اگست	سوموار	4-05	6-54
6	17 اگست	منگل	4-06	6-53
7	18 اگست	بدھ	4-07	6-52
8	19 اگست	جمعرات	4-07	6-51
9	20 اگست	جمعہ	4-08	6-50
10	21 اگست	ہفتہ	4-09	6-49
11	22 اگست	اتوار	4-10	6-47
12	23 اگست	سوموار	4-11	6-46
13	24 اگست	منگل	4-12	6-45
14	25 اگست	بدھ	4-13	6-44
15	26 اگست	جمعرات	4-14	6-43
16	27 اگست	جمعہ	4-14	6-42
17	28 اگست	ہفتہ	4-15	6-40
18	29 اگست	اتوار	4-16	6-39
19	30 اگست	سوموار	4-17	6-38
20	31 اگست	منگل	4:18	6:37
21	یکم ستمبر	بدھ	4-19	6-36
22	2 ستمبر	جمعرات	4-19	6-34
23	3 ستمبر	جمعہ	4-20	6-33
24	4 ستمبر	ہفتہ	4-21	6-32
25	5 ستمبر	اتوار	4-22	6-30
26	6 ستمبر	سوموار	4-23	6-29
27	7 ستمبر	منگل	4-23	6-28
28	8 ستمبر	بدھ	4-24	6-27
29	9 ستمبر	جمعرات	4-25	6-25
30	10 ستمبر	جمعہ	4-26	6-24

مرتب کردہ: نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ ربوہ

رمضان
حضرت مسیح موعود کی تحریرات کی رُو سے

مکرم مولانا چوہدری رشید الدین صاحب

عبادات میں روزہ کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ کم کھانے اور بھوک برداشت کرنے کو روحانی ترقی کرنے کے لئے ہمیشہ ضروری سمجھا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر مذہب میں کسی نہ کسی صورت میں اس کا ذکر ملتا ہے۔ تمام امّتیں روزہ سے برکتیں حاصل کرتی رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اس کی اہمیت ہر مذہب وملّت میں تسلیم کی گئی ہے۔ تاہم دین نے اسے ایک کامل اور برتر شکل میں پیش کیا ہے اور اسے نفس کی قربانی کا ایک مکمل ذریعہ بنادیا ہے۔ دینی روزہ میں انسان پو پھٹنے سے لے کر سورج غروب ہونے تک نہ کچھ کھاتا ہے اور نہ پیتا ہے۔ نیز جنسی تعلقات سے مجتنب رہتا ہے۔ وہ اپنا وقت عبادت اور ذکر الٰہی میں صرف کرتا ہے۔ ہر بالغ اور عاقل کو رمضان کا پورا مہینہ لگاتار روزے رکھنے کا حکم ہے۔ جو لوگ بیمار ہوں یا سفر پر ہوں ان کے لئے ارشاد ہے کہ وہ اس دوران میں روزہ نہ رکھیں اور بعد میں ان چھوٹے ہوئے روزوں کی گنتی پوری کر لیں۔ ایسے لوگ جو دائم المریض ہوں یا بہت بوڑھے اور کمزور ہونے کی وجہ سے روزہ کی طاقت ہی نہ رکھتے ہوں ان کے لئے روزہ نہیں وہ فدیہ ادا کردیں یعنی حسب توفیق ہر روز ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کریں۔

رمضان کے مہینہ کو عبادات کے لحاظ سے بڑی اہمیت دی گئی ہے۔ حدیث میں ذکر ہے کہ نبی کریم ﷺ اس مہینہ میں روزہ اور دیگر عبادات کا خاص اہتمام فرماتے اور صحابہؓ کو بھی اس طرف توجہ دلاتے۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ جو شخص ایمان کے تقاضے پورے کرتا ہوا اور حصول ثواب کی نیت سے رمضان میں عبادات بجا لاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف کردیتا ہے۔ نیز ایک حدیث قدسی میں فرمایا کہ الصوم لی و انا اجزیٰ به (صحیح بخاری۔ کتاب الصوم) یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ صرف میرے لئے رکھا جاتا ہے اور اس کی جزا خود میری ذات ہے۔ گویا بندہ کو اس کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا قرب نصیب ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی ذات ایک بدیہی حقیقت بن کر اس کے سامنے آ جاتی ہے۔ ایک روزہ دار لوگوں کی نظروں سے دور گھر میں تنہا بیٹھا ہوتا ہے۔ انتہائی گرم موسم میں عمدہ اور ٹھنڈے مشروب اس کے پاس پڑے ہوتے ہیں۔ لذیذ کھانے اسے میسّر ہوتے ہیں۔ ان کی خوشگوار خوشبوئیں اس کی اشتہا کو تیز کر رہی ہوتی ہیں۔ کوئی دیکھنے والا بھی پاس نہیں ہوتا لیکن یہ خدا کا بندہ سخت پیاس کے اور بھوک کے باوجود نہ پانی کا ایک قطرہ تک اپنے حلق میں اتارتا ہے اور نہ میسر کھانے کا ایک تر نوالہ اپنے فاقہ زدہ منہ میں ڈالتا ہے کیوں؟ صرف اس لئے کہ وہ اپنے خالق و مالک کے حکم کے مطابق اپنا روزہ پورا کر رہا ہوتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ روزہ صرف خدا کے لئے رکھا جاتا ہے اور اسی لئے اس کی جزا بھی وہ خاص طور پر خود دیتا ہے۔ پس روزہ روحانی ترقی کے لئے ایک خاص عبادت ہے لیکن اس کا پورا فائدہ انسان تب ہی حاصل کرسکتا ہے جب وہ اسے پوری شرائط اور شریعت کی تعلیم کے مطابق محض خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے بجالائے۔ بعض لوگ اس سلسلہ میں افراط وتفریط سے کام لیتے ہیں۔ کچھ تن آسان تو اس سے بچنے کی راہیں ڈھونڈنے لگتے ہیں اور کچھ اپنے زور بازو سے خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش کرتے ہیں جبکہ اصل بات خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل ہے نہ کہ اپنی قوت برداشت کا اظہار۔ روزہ کے بارہ میں افراط وتفریط سے پاک دین کی صحیح تعلیم حضرت مسیح موعود کے ارشادات میں ملتی ہے جن کو خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں حکم وعدل بنا کر مبعوث فرمایا۔

رمضان کی وجہ تسمیہ

رمضان کا لفظ رمض سے نکلا ہے جس کے معنی عربی زبان میں جلن اور سوزش کے ہیں۔ رمضان اس مہینہ کا اسلامی نام ہے۔ اسلام سے قبل زمانہء جاہلیت میں اس مہینہ کو ناتق کہا جاتا تھا۔ رمضان کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"رمض سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ انسان اکل وشرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے، دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔ اہل لغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینہ میں آیا اس لئے رمضان کہلایا میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ عرب کے لئے یہ خصوصیت نہیں ہوسکتی روحانی رمض سے مراد روحانی ذوق وشوق اور حرارت دینی ہوتی ہے رمض اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہو جاتے ہیں۔"

(الحکم مورخہ 24 جولائی 1901ء، صفحہ 2۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود سورۃ البقرہ، صفحہ 264)

رمضان کی عظمت

رمضان بڑی عظمت اور برکات رکھنے والا مہینہ ہے۔ اس کی عظمت اور روزوں کی برکات واضح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"شهر رمضان ...... (سورۃ البقرہ 2:186)

یہی ایک فقرہ ہے جس سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیا نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم (روزہ) تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جاوے اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لیوے۔ پس انزل فيه القرن میں یہی اشارہ ہے۔ اس میں شک وشبہ کوئی نہیں ہے۔ روزہ کا اجر عظیم ہے لیکن امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم رکھتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ جوانی کے ایّام میں میں نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ روزہ رکھنا سنت اہل بیت ہے...... چنانچہ میں نے چھ ماہ تک روزے رکھے۔ اس اثنا میں میں نے دیکھا کہ انوار کے ستونوں کے ستون آسمان پر جا رہے ہیں یہ امر مشتبہ ہے کہ انوار کے ستون زمین سے آسمان پر جاتے تھے یا میرے قلب سے۔ لیکن یہ سب کچھ جوانی میں ہوسکتا تھا اور اگر اس وقت میں چاہتا تو چار سال تک روزہ رکھ سکتا تھا......

خدا تعالیٰ کے احکام دو قسموں میں تقسیم ہیں ایک عبادات مالی اور دوسرے عبادات بدنی۔ عبادات مالی تو اسی کے لئے ہیں جس کے پاس مال ہو اور جس کے پاس نہیں وہ معذور ہیں۔ اور عبادات بدنی کو بھی انسان عالم جوانی میں ہی ادا کرسکتا ہے ورنہ 60 سال جب گزرے تو طرح طرح کے عوارضات لاحق ہوتے ہیں۔ نزول الماء وغیرہ شروع ہو کر بینائی میں فرق آ جاتا ہے۔ یہ ٹھیک کہا کہ پیری وصد عیب اور جو کچھ انسان جوانی میں کرلیتا ہے اسی کی برکت بڑھاپے میں بھی ہوتی ہے اور جس نے جوانی میں کچھ نہیں کیا اسے بڑھاپے میں بھی صد ہا رنج برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ موئے سفید از اجل آرد پیام۔ انسان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ حسب استطاعت خدا کے فرائض بجا لاوے۔ روزہ کے بارے میں خدا فرماتا ہے و ان تصوموا خير لّكم یعنی اگر تم روزہ رکھ بھی لیا کرو تو تمہارے واسطے بڑی خیر ہے۔"

(البدر مورخہ 12 دسمبر 1902ء، صفحہ 52 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود سورۃ البقرہ، صفحہ 264)

روزہ کی حقیقت اور حکمت

روزہ صرف بھوکا اور پیاسا رہنے کا نام نہیں۔ اس سے مراد حصول ثواب کی نیت سے خدا تعالیٰ کے جملہ احکام پر عمل کرتے ہوئے اس کی اطاعت اور رضا کی خاطر ایک معین وقت تک بھوک اور پیاس برداشت کرنا ہے۔ انسان اس کے فوائد تب ہی حاصل کرسکتا ہے جبکہ وہ اس کی حکمت مدّ نظر رکھ کر اس کی شرائط کو پورا کرے۔ حضرت مسیح موعود نے کیا اچھوتے انداز میں روزہ کی حقیقت اور حکمت بیان کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"پھر تیسری بات جو...... کا رکن ہے وہ روزہ ہے۔ روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدّ نظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔"

(ملفوظات۔ جلد 5 صفحہ 102)

نیز فرمایا:۔

"روزہ اور نماز ہر دو عبادتیں ہیں۔ روزے کا زور جسم پر ہے اور نماز کا زور روح پر ہے۔ نماز سے ایک سوز وگداز پیدا ہوتا ہے۔ اس واسطے وہ افضل ہے۔ روزے سے کشوف پیدا ہوتے ہیں۔ مگر یہ کیفیت بعض دفعہ جوگیوں میں بھی پیدا ہوسکتی ہے لیکن روحانی گدازش جو دعاؤں سے پیدا ہوتی ہے اس میں کوئی شامل نہیں۔"

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 292۔293)

پھر فرماتے ہیں:۔

"صلوٰۃ کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ اس کے **بعد روزے کی عبادت** ہے۔ افسوس ہے کہ اس زمانہ میں بعض مسلمان کہلانے والے ایسے بھی ہیں جو کہ ان عبادات میں ترمیم کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اندھے ہیں اور خدا تعالیٰ کی حکمت کاملہ سے آگاہ نہیں ہیں۔ تزکیہ نفس کے واسطے یہ عبادات لازمی پڑی ہوئی ہیں۔ یہ لوگ جس عالم میں داخل نہیں ہوئے اس کے معاملات میں بیہودہ دخل دیتے ہیں اور جس ملک کی انہوں نے سیر نہیں کی اس کی اصلاح کے واسطے جھوٹی تجویزیں پیش کرتے ہیں۔ ان کی عمریں دنیوی دھندوں میں گزرتی ہیں۔ دینی معاملات کی ان کو کچھ خبر ہی نہیں۔ کم کھانا اور بھوک برداشت کرنا بھی تزکیہ نفس کے واسطے ضروری ہے۔ اس سے کشفی طاقت بڑھتی ہے۔ انسان صرف روٹی سے نہیں جیتا۔ بالکل ابدی زندگی کا خیال چھوڑ دینا اپنے اوپر قہر الٰہی کا نازل کرنا ہے۔ مگر روزہ دار کو خیال رکھنا چاہئے کہ روزے سے صرف یہ مطلب نہیں کہ انسان بھوکا رہے بلکہ خدا کے ذکر میں بہت مشغول رہنا چاہئے۔

آنحضرت ﷺ رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے۔ ان ایام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر اور ان ضرورتوں سے انقطاع کرکے تبتل الی اللہ حاصل کرنا چاہئے۔ بدنصیب ہے وہ شخص جس کو جسمانی روٹی ملی مگر اس نے روحانی روٹی کی پرواہ نہیں کی۔ جسمانی روٹی سے جسم کو قوت ملتی ہے

ایسا ہی روحانی روٹی روح کو قائم رکھتی ہے اور اس سے روحانی قویٰ تیز ہوتے ہیں۔ خدا سے فیضیاب ہونا چاہو کہ تمام دروازے اس کی توفیق سے کھلتے ہیں۔‘‘

(تقاریر جلسہ سالانہ 1906ء، صفحہ 20۔ بحوالہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنی تحریروں کی رو سے، صفحہ 1002)

رمضان کے روزے فرض ہیں

روزہ ایک اہم عبادت ہے۔ اسلام سے قبل بھی قریباً تمام اقوام میں روزہ کا ذکر ملتا ہے گو اس کے طریق میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے ایک معین شکل فرض قرار دیئے ہیں روزہ دار کے لئے فجر سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور ازدواجی تعلقات سے مجتنب رہنا لازمی ہے ہاں مریض اور مسافر کے لئے رخصت ہے کہ وہ ان دنوں کی گنتی دوسرے ایام میں پوری کرلیں۔ روزہ کے سلسلہ میں بعض لوگ حد سے زیادہ سختی اور بعض بہت نرمی اختیار کرتے ہیں۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود کے ارشادات درج ذیل ہیں۔ فرمایا:۔

’’کتب سے فرضی روزے مراد ہیں۔‘‘

(الحکم مورخہ 24 فروری 1907ء، صفحہ 14)

’’تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں مگر جو تم میں سے بیمار یا سفر پر ہو وہ اتنے روزے پھر رکھے۔‘‘

(شہادت القرآن۔ روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 336)

فرض روزہ کے سلسلہ میں اپنا طریق عمل واضح کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:۔

’’میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں۔ طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔ یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل ورحمت کے نزول کے دن ہیں۔‘‘

(الحکم۔ مورخہ 24 جنوری 1901ء بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود سورۃ البقرہ، صفحہ 258)

مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے

اللہ تعالیٰ نے مریض اور مسافر کو رخصت دی ہے کہ وہ مرض اور سفر کے دوران روزہ نہ رکھیں اور یہ گنتی دوسرے ایام میں پوری کرلیں۔ لوگ اس بحث میں پڑ جاتے ہیں کہ مرض کی کیا تعریف ہے اور سفر کی کیا حد ہے۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

’’من کان منکم مریضاً ...... یعنی اگر تم مریض ہو یا کسی سفر قلیل یا کثیر پر ہو تو اسی قدر روزے اور دنوں میں رکھ لو۔ سو اللہ تعالیٰ نے سفر میں کوئی حد مقرر نہیں کی اور نہ احادیث نبوی میں حد پائی جاتی ہے بلکہ محاورہ عام میں جس قدر مسافت کا نام سفر رکھتے ہیں وہی سفر ہے ایک منزل (سے) جو کم حرکت ہو اس کو سفر نہیں کہا جا سکتا۔‘‘

(مکتوبات۔ بنام حضرت صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود سورۃ البقرہ، صفحہ 261)

’’یعنی مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے اس میں امر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ جس کا اختیار ہو رکھ لے جس کا اختیار ہو نہ رکھے۔ میرے خیال میں مسافر کو روزہ نہیں رکھنا چاہئے اور چونکہ عام طور پر اکثر لوگ رکھ لیتے ہیں اس لئے اگر کوئی تعامل سمجھ کر رکھ لے تو کوئی ہرج نہیں مگر عدّۃ مّن ایّام اخر کا پھر بھی لحاظ رکھنا چاہئے۔ سفر میں تکالیف اٹھا کر جو انسان روزہ رکھتا ہے تو گویا اپنے زور بازو سے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتا ہے اس کو اطاعت امر سے خوش نہیں کرنا چاہتا یہ غلطی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت امر اور نہی میں سچا ایمان ہے۔‘‘

(الحکم۔ مورخہ 31 جنوری 1899ء، صفحہ 7)

’’میرا مذہب یہ ہے کہ انسان بہت دقتیں اپنے اوپر نہ ڈال لے۔ عرف میں جس کو سفر کہتے ہیں خواہ وہ دو تین کوس ہی ہو اس میں قصر وسفر کے مسائل پر عمل کرے۔ انّما الاعمال بالنیّات بعض دفعہ ہم دو دو تین تین میل اپنے دوستوں کے ساتھ سیر کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں مگر کسی کے دل میں یہ خیال نہیں آتا کہ ہم سفر میں ہیں لیکن جب انسان اپنی گٹھڑی اٹھا کر سفر کی نیت سے چل پڑتا ہے تو مسافر ہوتا ہے شریعت کی بنیاد دقت پر نہیں ہے جس کو تم عرف میں سفر سمجھو وہی سفر ہے اور جیسا کہ خدا کے فرائض پر عمل کیا جاتا ہے ویسا ہی اس کی رخصتوں پر عمل کرنا چاہئے۔ فرض بھی خدا کی طرف سے ہیں اور رخصت بھی خدا کی طرف سے۔‘‘

(الحکم۔ مورخہ 17 فروری 1901ء، صفحہ 13۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود، سورۃ البقرۃ، صفحہ 261)

رخصتوں پر عمل کرنا بھی تقویٰ ہے

بعض لوگ سفر اور مرض میں بھی روزہ ترک نہیں کرتے اور اسے ایک خوبی اور نیکی تصور کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود اپنا موقف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

’’اصل بات یہ ہے کہ قرآن شریف کی رخصتوں پر عمل کرنا بھی تقویٰ ہے۔ خدا تعالیٰ نے مسافر اور بیمار کو دوسرے وقت رکھنے کی اجازت اور رخصت دی ہے اس لئے اس حکم پر بھی تو عمل رکھنا چاہئے۔ میں نے پڑھا ہے کہ اکثر اکابر اس طرف گئے ہیں کہ اگر کوئی حالت سفر یا بیماری میں روزہ رکھتا ہے تو یہ معصیت ہے کیونکہ غرض تو اللہ تعالیٰ کی رضا ہے نہ اپنی مرضی اور اللہ تعالیٰ کی رضا فرماں برداری میں ہے جو حکم وہ دے اس کی اطاعت کی جاوے اور اپنی طرف سے اس پر حاشیہ نہ چڑھایا جاوے۔ اس نے تو یہی حکم دیا ہے من کان منکم مریضاً ...... اس میں کوئی قید اور نہیں لگائی کہ ایسا سفر ہو یا ایسی بیماری ہو۔ میں سفر کی حالت میں روزہ نہیں رکھتا اور ایسا ہی بیماری کی حالت میں چنانچہ آج بھی میری طبیعت اچھی نہیں اور میں نے روزہ نہیں رکھا۔‘‘

(الحکم۔ مورخہ 31 جنوری 1907ء، صفحہ 14۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود، سورۃ البقرہ، صفحہ 261)

’’جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ صیام میں روزہ رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پانے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے۔ خدا کے اس حکم پر عمل کرنا چاہئے کیونکہ نجات فضل سے ہے نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کرسکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا ہو بلکہ حکم عام ہے اور اس پر عمل کرنا چاہئے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا۔‘‘

(البدر۔ مورخہ 17 اکتوبر 1907ء، صفحہ 7۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود، سورۃ البقرہ، صفحہ 261)

اس بارہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے نے ایک روایت بھی بیان کی ہے۔ فرمایا:۔

’’بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ اوائل زمانہ کی بات ہے کہ ایک دفعہ رمضان کے مہینہ میں کوئی مہمان یہاں حضرت صاحب کے پاس آیا۔ اسے اس وقت روزہ تھا اور دن کا زیادہ حصہ گزر چکا تھا بلکہ شاید عصر کے بعد کا وقت تھا۔ حضرت صاحب نے اسے فرمایا آپ روزہ کھول دیں۔ اس نے عرض کیا کہ اب تھوڑا سا دن رہ گیا ہے اب کیا کھولنا ہے۔ حضور نے فرمایا آپ سینہ زوری سے خدا تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ سینہ زوری سے نہیں بلکہ فرمانبرداری سے راضی ہوتا ہے۔ جب اس نے فرما دیا ہے کہ مسافر روزہ نہ رکھے تو نہیں رکھنا چاہئے۔ اس پر اس نے روزہ کھول دیا۔‘‘

(سیرت المہدی جلد 1 روایت نمبر 117 صفحہ 97)

رمضان کے روزوں کا فدیہ

جو لوگ پیر فرتوت یا دائم المریض ہونے یا کسی خاص مجبوری کی وجہ سے سارا سال کسی وقت بھی روزہ نہ رکھ سکتے ہوں ان کے لئے حکم ہے کہ وہ حسب مقدرت رمضان کے روزوں کے بدلہ میں ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کریں۔ اس حکم کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

’’اللہ تعالیٰ نے شریعت کی بنا آسانی پر رکھی ہے۔ جو مسافر اور مریض صاحب مقدرت ہوں ان کو چاہئے کہ روزہ کی بجائے فدیہ دیدیں۔ فدیہ یہ ہے کہ ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔‘‘

(البدر۔ مورخہ 17 اکتوبر 1907ء صفحہ 7)

حضور کے اس ارشاد کی وضاحت کرتے ہوئے ایڈیٹر صاحب ’بدر‘ اخبار کے اگلے شمارہ میں لکھتے ہیں:۔

گزشتہ پرچہ اخبار نمبر 42 مورخہ 17 اکتوبر 1907ء کے صفحہ 7 کالم اول میں یہ لکھا گیا تھا کہ ...

’’جو مریض اور مسافر صاحب مقدرت ہوں ان کو چاہئے کہ روزہ کی بجائے فدیہ دیں۔‘‘

اس جگہ مریض اور مسافر سے مراد وہ لوگ ہیں جن کو کبھی کوئی امید نہیں کہ پھر روزہ رکھنے کا موقع مل سکے۔ مثلاً ایک نہایت بوڑھا ضعیف انسان یا ایک کمزور حاملہ عورت جو دیکھتی ہے کہ بعد وضع حمل بسبب بچے کو دودھ پلانے کے وہ پھر معذور ہو جائے گی اور سال بھر اسی طرح گزر جائے گا۔ ایسے اشخاص کے واسطے جائز ہوسکتا ہے کہ وہ روزہ نہ رکھیں کیونکہ وہ روزہ رکھ ہی نہیں سکتے اور فدیہ دیں۔ باقی اور کسی کے واسطے جائز نہیں کہ فدیہ دے کر روزے کے رکھنے سے معذور سمجھا جاسکے۔

چونکہ اخبار ’بدر‘ کی مذکورہ بالا عبارت صاف نہ تھی اس واسطے یہ مسئلہ دوبارہ حضرت اقدس کی خدمت میں پیش ہوا۔ آپ نے فرمایا:

’’صرف فدیہ تو شیخ فانی یا اس جیسوں کے واسطے ہوسکتا ہے جو روزہ کی طاقت کبھی بھی نہیں رکھتے۔ ورنہ عوام کے واسطے جو صحت پاکر روزہ رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں صرف فدیہ کا خیال کرنا اباحت کا دروازہ کھول دینا ہے۔ جس دین میں مجاہدات نہ ہوں وہ دین ہمارے لئے کچھ نہیں۔ اس طرح سے خدا تعالیٰ کے بوجھوں کو سر پر سے ٹالنا سخت گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ میری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں ان کو ہی ہدایت دی جاوے گی۔ فرمایا:۔

خدا تعالیٰ نے دین ...... میں پانچ مجاہدات مقرر فرمائے ہیں۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ صدقات، حج، ...... دشمن کا ذبّ اور دفع خواہ سیفی ہو۔ خواہ قلمی۔ یہ پانچ مجاہدے قرآن شریف سے ثابت ہیں۔ ...... کو چاہئے کہ ان میں کوشش کریں اور ان کی پابندی کریں۔ یہ روزے تو سال میں ایک ماہ کے ہیں۔ بعض اہل اللہ تو نوافل کے طور پر اکثر روزے رکھتے رہتے ہیں اور ان میں مجاہدہ کرتے ہیں۔ ہاں دائمی روزے رکھنا منع ہیں یعنی ایسا نہیں چاہئے کہ آدمی ہمیشہ روزے ہی رکھتا رہے بلکہ ایسا کرنا چاہئے کہ نفلی روزہ کبھی رکھے اور کبھی چھوڑ دے۔‘‘

(البدر۔ مورخہ 24 اکتوبر 1907ء، صفحہ 3 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود سورۃ البقرہ، صفحہ 263)

فدیہ کی غرض

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

ایک دفعہ میرے دل میں آیا کہ یہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے تاکہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو۔ خدا ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شے خدا ہی سے طلب کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ تو قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کرسکتا ہے۔ تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جاوے اور یہ خدا کے فضل سے ہوتا ہے۔ پس میرے نزدیک خوب ہے کہ (انسان) دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ رہوں یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کرسکوں یا نہ اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا

طاقت بخش دے گا۔

اگر خدا چاہتا تو دوسری امتوں کی طرح اس امت میں کوئی قید نہ رکھتا مگر اس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں۔ میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینے میں تو مجھے محروم نہ رکھ تو خدا اسے محروم نہیں رکھتا اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہ رمضان میں بیمار ہو جاوے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہوتی ہے کیونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیت پر ہے۔ مومن کو چاہیئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کر دے۔ جو شخص کہ روزے سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت دردِ دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزے رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جو نہ ہو تو خدا تعالیٰ ہرگز اسے ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔

یہ ایک باریک امر ہے کہ اگر کسی شخص پر (اپنے نفس کی کسل کی وجہ سے) روزہ گراں ہے اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق حال ہوں گے اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا تو ایسا آدمی جو خدا کی نعمت کو خود اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے کب اس ثواب کا مستحق ہوگا۔ ہاں وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آ گیا اور اس کا منتظر میں تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزے سے محروم نہیں ہے۔ اس دنیا میں بہت لوگ بہانہ جو ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم جیسے اہل دنیا کو دھوکہ دے لیتے ہیں ویسے ہی خدا کو فریب دیتے ہیں۔ بہانہ جو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش کرتے ہیں اور تکلفات شامل کر کے ان وسائل کو صحیح گردانتے ہیں لیکن خدا کے نزدیک وہ صحیح نہیں ہے۔ تکلفات کا باب بہت وسیع ہے۔ اگر انسان چاہے تو اس کے رو سے ساری عمر بیٹھ کر نماز پڑھتا رہے اور رمضان کے روزے بالکل ہی نہ رکھے مگر خدا اس کی نیت اور ارادہ کو جانتا ہے جو صدق اور اخلاص سے رکھتا ہے۔ خدا جانتا ہے کہ اس کے دل میں درد ہے اور خدا اسے ثواب سے زیادہ بھی دیتا ہے کیونکہ دردِ دل ایک قابل قدر شے ہے۔ حیلہ جو انسان تاویلوں پر تکیہ کرتے ہیں لیکن خدا کے نزدیک یہ تکیہ کوئی شے نہیں۔ جب میں نے چھ ماہ روزے رکھے تھے تو ایک دفعہ ایک طائفہ ..... کا مجھے ملا (کشف میں) اور انہوں نے کہا تو نے کیوں اپنے نفس کو اس قدر مشقت میں ڈالا ہوا ہے، اس سے باہر نکل۔ اسی طرح جب انسان اپنے آپ کو خدا کے واسطے مشقت میں ڈالتا ہے تو وہ خود ماں باپ کی طرح رحم کر کے اسے کہتا ہے کہ تو کیوں مشقت میں پڑا ہوا ہے۔

(ملفوظات۔ جلد2، صفحہ 563-564)

روزہ کے چند مسائل

روزہ کے بارہ میں کچھ باتیں حضور سے دریافت بھی کی گئی جن کے حضور نے فیصلہ کن جوابات دیئے۔ وہ درج ذیل ہیں:۔

ایک شخص کا سوال حضرت صاحب کی خدمت میں پیش ہوا کہ روزہ دار کو آئینہ دیکھنا جائز ہے یا نہیں۔

فرمایا: جائز ہے۔

اسی طرح ایک اور سوال پیش ہوا کہ حالت روزہ میں سر کو یا ڈاڑھی کو تیل لگانا جائز ہے یا نہیں۔

فرمایا: جائز ہے۔

سوال پیش ہوا کہ روزہ دار کو خوشبو لگانا جائز ہے کہ نہیں۔

فرمایا: جائز ہے۔

سوال پیش ہوا کہ روزہ دار آنکھوں میں سرمہ ڈالے یا نہ ڈالے۔

فرمایا: مکروہ ہے اور ایسی ضرورت کیا ہے کہ دن کے وقت سرمہ لگائے۔ رات کو سرمہ لگا سکتا ہے۔

(البدر۔ مورخہ 7 فروری 1907ء، صفحہ 4)

فرمایا: کہ بے خبری میں کھایا پیا تو اس پر اس روزے کے بدلے میں دوسرا روزہ لازم نہیں آتا۔

(الحکم۔ مورخہ 24 فروری 1907ء)

ایک شخص کا حضرت صاحب کی خدمت میں سوال پیش ہوا کہ آنحضرت ﷺ کے وصال کے دن روزہ رکھنا ضروری ہے کہ نہیں۔

فرمایا: ضروری نہیں ہے۔

اسی طرح سوال پیش ہوا کہ محرم کے پہلے دس دن کا روزہ رکھنا ضروری ہے کہ نہیں؟

فرمایا: ضروری نہیں ہے۔

(البدر۔ مورخہ 14 مارچ 1907ء صفحہ 5)

ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ میں مکان کے اندر بیٹھا ہوا تھا اور میرا یقین تھا کہ ہنوز روزہ رکھنے کا وقت ہے اور میں نے کچھ کھا پی کر روزہ کی نیت کی۔ مگر بعد میں ایک دوسرے شخص سے معلوم ہوا کہ اس وقت سفیدی ظاہر ہو گئی تھی۔ اب میں کیا کروں۔ حضرت نے فرمایا کہ ایسی حالت میں اس کا روزہ ہو گیا۔ دوبارہ رکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اپنی طرف سے اس نے احتیاط کی اور نیت میں فرق نہیں صرف غلطی لگ گئی اور چند منٹوں کا فرق پڑ گیا۔

(البدر۔ مورخہ 14 فروری 1907ء صفحہ 8)

ایک شخص نے سوال کیا کہ میں نے آج سے پہلے روزہ نہیں رکھا اس کا کیا فدیہ ادا کروں۔

فرمایا: خدا ہر شخص کو اس کی وسعت سے باہر دکھ نہیں دیتا۔ وسعت کے موافق گذشتہ کا فدیہ دیدو اور آئندہ عہد کرو کہ سب روزے ضرور رکھوں گا۔

(البدر۔ مورخہ 16 جنوری 1903ء صفحہ 91/98)

وعلی الذین یطیقونہ کی نسبت فرمایا کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ جو طاقت نہیں رکھتے۔

(البدر۔ نمبر 6، صفحہ 39 مورخہ 26 ستمبر 1907 صفحہ 7)

فدیہ رمضان کے متعلق فرمایا:۔

خواہ اپنے شہر میں کسی مسکین کو کھلائے یا یتیم اور مسکین فنڈ میں بھیج دے۔

(البدر۔ مورخہ 7 فروری 1907ء، صفحہ 4)

سوال پیش ہوا کہ بعض اوقات رمضان ایسے موسم میں آتا ہے کہ کاشت کاروں سے جب کہ کام کی کثرت مثل تخم ریزی و درودگی ہوتی ہے ایسے ہی مزدوروں سے جن کا گزارہ مزدوری پر ہے روزہ نہیں رکھا جاتا۔ ان کی نسبت کیا ارشاد ہے۔

فرمایا: انما الاعمال بالنیات یہ لوگ اپنی حالتوں کو مخفی رکھتے ہیں۔ ہر شخص تقویٰ و طہارت سے اپنی حالت سوچ لے اگر کوئی اپنی جگہ مزدوری پر رکھ سکتا ہے تو ایسا کرے ورنہ مریض کے حکم میں ہے پھر جب یسر ہو رکھ لے۔

(البدر۔ مورخہ 26 ستمبر 1907ء صفحہ 7)

ایک سوال کے جواب میں کہ جہاں چھ ماہ تک سورج نہیں چڑھتا روزہ کیونکر رکھیں۔ فرمایا:۔

"اگر ہم نے لوگوں کی طاقتوں پر ان کی طاقتوں کو قیاس کرنا ہے تو انسانی قویٰ کی جڑھ جو حمل کا زمانہ ہے مطابق کر کے دکھلانا چاہیئے۔ پس ہمارے حساب کی اگر پابندی لازم ہے تو ان بلاد میں صرف ڈیڑھ دن میں حمل ہونا چاہیئے اور اگر ان کے حساب کی تو دو سو چھیاسٹھ برس تک بچہ پیٹ میں رہنا چاہیئے اور یہ ثبوت آپ کے ذمہ ہے۔ حمل صرف ڈیڑھ دن تک رہتا ہے لیکن دو سو چھیاسٹھ برس کی حالت میں یہ تو ماننا کچھ بعید از قیاس نہیں کہ وہ چھ ماہ تک روزہ بھی رکھ سکتے ہیں کیونکہ ان کے دن کا یہی مقدار ہے اور اس کے مطابق ان کے قویٰ بھی ہیں۔"

(جنگ مقدس۔ روحانی خزائن۔ جلد 6، صفحہ 277)

لیلۃ القدر کی علامات

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ رمضان کی لیلۃ القدر کی بابت حضرت صاحب فرمایا کرتے تھے کہ اس کی پہچان یہ ہے کہ اس رات کچھ بادل یا ترشح بھی ہوتا ہے اور کچھ آثار انوار و برکات سماویہ کے محسوس ہوتے ہیں۔"

(سیرت المہدی جلد 1 روایت نمبر 594 صفحہ 565)

"بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ ..... میں نے حضرت صاحب سے سنا ہوا تھا کہ جب رمضان کی ستائیس (27) تاریخ اور جمعہ مل جاویں تو وہ رات یقیناً شب قدر ہوتی ہے۔"

(سیرت المہدی جلد 1 روایت نمبر 100 صفحہ 73)

نفلی روزے

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے تحریر فرماتے ہیں:۔

"بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود اپنی جوانی کا ذکر فرمایا کرتے تھے کہ اس زمانہ میں مجھے معلوم ہوا یا فرمایا اشارہ ہوا کہ اس راہ میں ترقی کرنے کے لئے روزے رکھنے بھی ضروری ہیں۔ فرماتے تھے پھر میں نے چھ ماہ لگاتار روزے رکھے اور گھر میں یا باہر کسی شخص کو معلوم نہ تھا کہ میں روزہ رکھتا ہوں۔ صبح کا کھانا جب گھر سے آتا تھا تو میں کسی حاجت مند کو دے دیتا تھا اور شام کا خود کھا لیتا تھا۔ میں نے حضرت والدہ صاحبہ سے پوچھا کہ آخر عمر میں بھی آپ نفلی روزے رکھتے تھے یا نہیں۔ والدہ صاحبہ نے کہا کہ آخر عمر میں بھی آپ روزے رکھا کرتے تھے۔ خصوصاً شوال کے چھ روزے التزام کے ساتھ رکھتے تھے۔ اور جب کبھی آپ کو کسی خاص کام کے متعلق دعا کرنا ہوتی تھی تو آپ روزہ رکھتے تھے۔ ہاں مگر آخری دو تین سالوں میں بوجہ ضعف و کمزوری رمضان کے روزے بھی نہیں رکھ سکتے تھے۔ (خاکسار عرض کرتا ہے کہ کتاب البریہ میں حضرت صاحب نے روزوں کا زمانہ آٹھ نو ماہ بیان کیا ہے۔)"

(سیرت المہدی، جلد 1 روایت نمبر 18 صفحہ 14)

رمضان اور شوق عبادت

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے تحریر فرماتے ہیں:

"بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ جب حضرت مسیح موعود کو دورے پڑنے شروع ہوئے تو آپ نے اس سال سارے رمضان کے روزے نہیں رکھے اور فدیہ ادا کر دیا۔ دوسرا رمضان آیا تو آپ نے روزے رکھنے شروع کئے مگر آٹھ نو روزے رکھے تھے کہ پھر دورہ ہوا۔ اس لئے باقی چھوڑ دیئے اور فدیہ ادا کر دیا۔ اس کے بعد جو رمضان آیا تو اس میں آپ نے دس گیارہ روزے رکھے تھے کہ پھر دورہ کی وجہ سے روزے ترک کرنے پڑے اور آپ نے فدیہ ادا کر دیا۔ اس کے بعد جو رمضان آیا تو آپ کا تیرھواں روزہ تھا کہ مغرب کے قریب آپ کو دورہ پڑا اور آپ نے روزہ توڑ دیا اور باقی روزے نہیں رکھے اور فدیہ ادا کر دیا۔ اس کے بعد جتنے رمضان آئے آپ نے سب روزے رکھے۔ مگر پھر وفات سے دو تین سال قبل کمزوری کی وجہ سے روزے نہیں رکھ سکے اور فدیہ ادا فرماتے رہے۔ خاکسار نے دریافت کیا کہ جب آپ نے ابتداء دوروں کے زمانہ میں روزے چھوڑے تو کیا پھر بعد میں ان کو قضا کیا؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ نہیں صرف فدیہ ادا کر دیا تھا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ جب شروع شروع میں حضرت مسیح موعود کو دوران سر اور برد اطراف کے دورے پڑنے شروع ہوئے تو اس زمانہ میں آپ بہت کمزور ہو گئے تھے اور صحت خراب رہتی تھی اس لئے جب آپ روزے چھوڑتے تھے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پھر دوسرے رمضان تک ان کے پورا کرنے کی طاقت نہ پاتے تھے۔ مگر جب اگلا رمضان آتا تو پھر شوق عبادت میں روزے رکھنے شروع فرما دیتے تھے لیکن پھر دورہ پڑتا تھا تو ترک کر دیتے تھے اور بقیہ کا فدیہ ادا کر دیتے تھے۔ واللہ اعلم۔"

(سیرت المہدی جلد 1 روایت نمبر 81 صفحہ 59)

حضرت اقدس مسیح موعود نے روزہ کے بارہ میں تفصیل سے رہنمائی فرمائی ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ خداتعالیٰ کے مامور کے پاک ارشادات کو پورے طور پر مدنظر رکھ کر روزہ کی عبادت بجالائیں تا کہ ہم روحانی ترقی اور رضاالٰہی حاصل کر سکیں۔

مکرم مظفر احمد درانی صاحب مربی سلسلہ

مکرم جنرل (ر) ناصر احمد صاحب کی یادیں

راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے ایک مخلص اور نڈر احمدی

ایک واقف زندگی کا میدان عمل بہت وسیع ہوتا ہے۔جس میں مختلف صفات کے مالک اور اعلیٰ خوبیوں سے متصف لوگوں سے تعارف ہوتا اور تعلق اخوت پروان چڑھتا ہے۔ستمبر 2006ء میں خاکسار کی ڈیوٹی بطورنگران مربی دعوت الیٰ اللہ علاقہ لاہور لگی۔ وہاں پہنچنے پر معلوم ہوا کہ مکرم جنرل ناصر احمد صاحب ضلع لاہور کے سیکرٹری اصلاح وارشاد ہیں۔ 90 سال کے قریب آپ کی عمر تھی لیکن اپنی ڈیوٹی کی ادائیگی میں بہت ہی چوکس وچوبند تھے۔آپ 28 مئی 2010ء کو بیت النور ماڈل ٹاؤن، لاہور میں راہِ مولیٰ میں قربان ہوگئے۔

ہو فضل تیرا یا رب یا کوئی ابتلاء ہو
راضی ہیں ہم اُسی میں جس میں تیری رضا ہو

سادگی کی زینت

آپ پاک فوج کے جنرل کے طور پر وطن عزیز کی خدمت کر چکے تھے۔ایک معزز اور متمول گھرانے سے تعلق رکھتے تھے، اس کے باوجود آپ میں تکبر وغرور کا شائبہ تک نہ تھا۔سادگی کے ساتھ ساتھ عاجزی اور بشاشت آپ کا نمایاں وصف تھا۔ ہر ایک سے نہایت خندہ پیشانی سے ملتے تھے۔ ہر وقت چہرے پر تبسم اور مسکراہٹ آپ کی پہچان تھی۔

جماعتی دفتر میں باقاعدہ حاضری

دارالذکر کے تہ خانہ میں اصلاح وارشاد کا سادہ سا دفتر تھا، جہاں آپ باقاعدگی کے ساتھ روزانہ حاضر ہوتے اور جماعتی امور کو سرانجام دیتے اور ساتھ کے ساتھ معاملات کو نپٹاتے جاتے۔جبکہ آپ کی رہائش ماڈل ٹاؤن میں تھی اور آپ ماڈل ٹاؤن جماعت کے ایک لمبے عرصہ سے صدر بھی تھے۔ اگرچہ تہ خانے والے دفتر میں اُتر کر جانا آپ کے لئے کافی مشکل تھا۔ مگر آپ نے کبھی شکوہ نہ کیا اور نہ ہی کبھی آسان دفتر کا مطالبہ کیا۔ یہاں تک کہ کئی سال بعد نئے دفاتر کی تعمیر پر آپ کو گراؤنڈ فلور پر ایک خوبصورت دفتر الاٹ کر دیا گیا۔ دفتری امور میں آپ کے دست راست مکرم میاں مبارک علی صاحب ہوا کرتے تھے۔

کام کی لگن

روزانہ دارالذکر والے دفتر حاضر ہوکر دفتری امور کے علاوہ اپنے شعبہ کی میٹنگز کا بھی اہتمام فرماتے تھے۔مثلاً ضلعی مشاورتی کمیٹی کی ماہانہ میٹنگ کا انعقاد، جس میں مرکزی ہدایات کے مطابق پورے ماہ کا پروگرام تشکیل دیا جاتا تھا۔ضلع بھر کی تمام جماعتوں کے سیکرٹریان اصلاح وارشاد ودعوت الی اللہ کی ماہانہ میٹنگ کا انعقاد۔اس غرض سے ضلع لاہور کو دوحصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔آدھے حلقہ جات کے سیکرٹریان کی میٹنگ دارالذکر میں جبکہ بقیہ حلقہ جات کی میٹنگ بیت النور ماڈل ٹاؤن میں بڑی باقاعدگی کے ساتھ ہوا کرتی تھیں جس میں آپ پوری تیاری کے ساتھ شامل ہوتے ، جائزہ لیتے اور ہدایات دیا کرتے تھے۔آپ اپنے شعبہ کے کام کا انفرادی طور پر معین جائزہ لیتے اور اس پر ساتھ ساتھ بے لاگ تبصرہ فرماتے جاتے تھے۔ گویا وہ میٹنگ ایک ریفریشر کورس کا بھی فائدہ دے رہی ہوتی تھی۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان میٹنگز پر بڑی خوش کن حاضری ہوا کرتی تھی۔انہیں میٹنگز پر مرکز کی طرف سے آنے والی ڈاک، ہدایات اور لٹریچر وغیرہ دیا جاتا تھا جن کے پیکٹ قبل از وقت تیار کئے گئے ہوتے تھے۔پھر داعیان کی ضلعی کلاسز کا بھی انعقاد کیا کرتے تھے۔

سیکرٹری اصلاح وارشاد ہونے کے ناطے اصلاحی معاملات بھی آپ کے سپرد ہوتے تھے جنہیں آپ بلاتاخیر نہایت ہمدردی، نرمی اور خیر خواہی کے جذبہ کے ساتھ نپٹایا کرتے تھے۔آپ کی نرم خوئی اور محبت وپیار کی وجہ سے کبھی کسی فریق کو آپ سے گلہ شکوہ نہیں ہوتا تھا۔

واقفین زندگی کا احترام

آپ عمر، تجربہ اور عہدہ کے لحاظ سے نہایت سینئر ہونے کے باوجود واقفین زندگی کا بہت احترام کرتے تھے، مرکز کی طرف سے آنے والے ہر نمائندہ سے دل کی گہرائیوں سے محبت وادب سے پیش آیا کرتے تھے۔خاکسار کا لاہور کے حلقہ جات کے دورے کا پروگرام تحریری طور پر متعلقہ حلقہ جات کے صداران کو بھجوایا کرتے تھے۔اگر کسی حلقہ میں پروگرام کی بھرپور تیاری اور انعقاد نہ ہوتا تو ان کی باز پُرس کر کے آئندہ بہتر انتظام واہتمام کی طرف توجہ دلاتے تھے۔صدران حلقہ جات کو تحریری طور پر اپنی طرف سے یا محترم امیر صاحب ضلع کی طرف سے اطلاع بھجواتے کہ خطبہ جمعہ مربی صاحب دعوت الیٰ اللہ ہی دیں گے ضلعی مشاورتی کمیٹی کی میٹنگ میں خاکسار کو مرکزی ہدایات پیش کرنے کا بالالتزام موقع دیتے۔خاکسار کا نام میٹنگ کے ایجنڈے میں شامل کرتے اور بڑی محبت وتوجہ سے گفتگو کی دعوت دیتے۔

سیکرٹریانِ اصلاح وارشاد ودعوت الی اللہ کی میٹنگز میں اپنے ساتھ بٹھاتے ، مرکزی ہدایات کو نہایت توجہ سے سنتے اور سیکرٹریان کو ہدایت کرتے کہ ان باتوں کو نوٹ کرلیں تاکہ عمل کے وقت یاد رہیں ۔مربیان کی رائے کی بھی بہت قدر کرتے اور اسے قبول کرتے تھے۔ایک دفعہ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب جو ان دنوں ناظر دعوت الیٰ اللہ تھے، سے ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ یہ احمدیت کی صداقت کا بہت بڑا نشان ہے کہ فوج کے ریٹائرڈ جنرل، جن کے ساتھ اور تحت کئی کئی سیکرٹری کام کرتے ہیں مگر جنرل ناصر احمد صاحب ہمارے سیکرٹری کے طور پر کام کر رہے ہیں، یہ صرف احمدیت میں ہی ممکن ہے۔ الغرض آپ ایک ہیرہ تھے جو اب ایک روشن ستارہ بن کر آسمان پر چمک رہا ہے۔

جان ہتھیلی پر

جب آپ کے والدین نے آپ کو فوج میں بھجوایا تھا تو ذہنی طور پر تیار تھے کہ بیٹا کسی بھی وقت وطن عزیز کی خاطر قربان ہوسکتا ہے جب آپ نے وطن عزیز کی حفاظت کی ذمہ داری قبول کی، آپ تو اسی دن سے خود بھی جان ہتھیلی پر لئے پھرتے تھے اور پُرعزم تھے کہ وطن عزیز کی محبت ایمان کا حصہ ہے اور اس کی خاطر قربانی خدا کی رضا کا موجب ہے ۔جنرل ناصر احمد صاحب وہ خوش نصیب تھے جو بیسیوں سال سے قربان ہونے کا عزم کر چکے تھے۔اپنے پیارے ملک پاکستان کی خدمت اور سرحدوں کی حفاظت پر مامور رہے، محاذ جنگ اور سرحد کی پُرخطر علاقوں میں گھومتے رہے، پڑوسی ملک کے ساتھ جنگ میں وطن عزیز کے دفاع میں بطور جنرل محاذِ جنگ کی صفِ اول میں اپنی فوج کی کمانڈ کرتے رہے، جو قربان ہونے کی خواہش رکھتے تھے اور موت سے ڈرتے نہیں تھے۔اسی لئے تو اپنی فوج کے ہمراہ صفِ اوّل میں دشمنوں کے سامنے سینہ تان کر کھڑے ہوتے تھے ، 1971ء کی پاک بھارت جنگ میں دشمن کی گولی بھی آ کر لگی جس کا اثر ساری زندگی آپ کی ٹانگ پر رہا۔مگر میدان جنگ میں ملک کی سرحد پر دشمن فوج کی گولیاں جسے مار نہ سکیں وہی جنرل ناصر جب خدا کے گھر میں خدائے واحد کی عبادت اور نمازِ جمعۃ المبارک میں مصروف تھے، اپنے ہی ہم وطنوں کی گولیوں کا شکار ہوکر راہِ مولیٰ میں قربان ہوگئے ۔قربانی تو آپ کا مقدر تھی اور آپ اس کے لئے تیار بھی تھے مگر وہ قربانی ملک کے دشمنوں کے ہاتھوں نہیں بلکہ اپنے ہی ہم وطنوں کے ہاتھوں خدا کے گھر میں مقدر ہوئی۔

آپ کی تدفین ربوہ کے قبرستان میں ہوئی ۔وہ جو نمازِ جمعہ باجماعت ادا کرنے آئے تھے، اسی باوضو حالت میں نیتِ نماز باندھے ہوئے ، باجماعت ہی اپنے آقا ومولیٰ ، خالق ومالک کے حضور حاضر ہوگئے اور عبادالرحمٰن کے گروہ میں جا شامل ہوئے۔اللہ تعالیٰ تمام قربان ہونے والوں کو غریق رحمت فرمائے۔ بلندی درجات کے ساتھ اعلیٰ علیّین میں جگہ دے اور پسماندگان کا خود حافظ وناصر اور کفیل ہو۔ آمین

خدا کے نام پر مرنا

کٹی جو فصل سروں کی یہ کچھ نیا تو نہیں
خدا کے نام پہ مرنا کوئی گناہ تو نہیں

ٹپکتے خون کی ہر بوند خود گواہی ہے
کہ خون، خون ہے پیارے یہ کچھ حنا تو نہیں

گنوا کے جان ہیں مسرور معرفت والے
خدا کا فضل ملا ہم سے کچھ چِھنا تو نہیں

اے خاکِ پائے محمدؐ تیرے نثار ہے سب
مرا وجود ہے تجھ سے تیرے بنا تو نہیں

غنیم خوش میری کم مائیگی کے چرچے سے
خدا کے قہر سے لیکن اسے پناہ تو نہیں

ثمینہ افضال

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

❀ مکرم ملک طاہر عثمان احمد صاحب مراقب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھانجے عزیزم عبدالباقی ابن مکرم مرزا داؤد احمد انجم صاحب باب الابواب ربوہ نے قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ 27 جولائی 2010ء کو اس کی اجتماعی تقریب آمین ہوئی جس میں 4 بچوں نے شمولیت کی۔ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ باب الابواب ربوہ نے بچے سے قرآن کا کچھ حصہ سنا۔ بچہ مکرم مرزا روشن دین صاحب مرحوم دیالگڑھی کا پوتا اور مکرم ملک منیر احمد صاحب مرحوم کارکن دفتر تحریک جدید کا نواسہ ہے اور ننھیال کی طرف سے حضرت میاں نظام دین صاحب آف رعیہ رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ قرآن کریم پڑھانے کی سعادت بچے کی والدہ اور محلّہ کی ایک لجنہ کے حصہ میں آئی۔ آئندہ بچے کا قرآن کریم حفظ کرنے کا ارادہ ہے۔ تمام احباب سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو اپنے خاص فضلوں کا وارث بنائے اور قرآن کریم کی تعلیمات پر کماحقہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

افسوسناک حادثہ

❀ مکرم حافظ جلیل احمد صاحب معلم سلسلہ ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ ڈگری گھمناں کے ہونہار طفل عزیزم صائم زوہیب عمر ساڑھے سات سال مورخہ 22 جولائی 2010ء کو بارش کے کھڑے پانی کے ایک گہرے گڑھے میں گر کر وفات پا گیا۔ عزیزم صائم زوہیب ایک ذہین لڑکا تھا اللہ تعالیٰ نے اسے قدرتی صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ صائم زوہیب میں سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ وہ قرآن پاک کو قواعد کے ساتھ پڑھتا تھا عزیزم نے ستائیس پارے مکمل کر لئے تھے۔ اس کے علاوہ دعائے قنوت، دعائے جنازہ خطبہ ثانیہ اور دیگر بہت ساری دعائیں زبانی یاد تھیں۔ عزیزم صائم زوہیب اپنی والدہ کا واحد سہارا تھا اور ہر ایک کی آنکھ کا تارا تھا۔ مورخہ 23 جولائی کو اس کی نماز جنازہ خاکسار نے پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد خاکسار نے ہی دعا کروائی۔ عزیزم صائم زوہیب مکرم ماسٹر نسیم احمد صاحب امیر حلقہ ڈگری گھمناں کا نواسہ تھا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور اس کی والدہ کو صبر جمیل دے۔

نظارت تعلیم کے سکولز کا میٹرک کا رزلٹ

مریم گرلز ہائر سیکنڈری سکول

امسال مریم گرلز ہائر سیکنڈری سکول ربوہ کی 41 طالبات نے میٹرک کے سالانہ امتحان میں شمولیت اختیار کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے تمام طالبات کامیاب ہوئیں۔ 8 طالبات نے A-one گریڈ، 9 طالبات نے A گریڈ، 15 طالبات نے B گریڈ، جبکہ 9 طالبات نے C گریڈ میں کامیابی حاصل کی۔ سکول کا مجموعی نتیجہ 100% رہا جبکہ فیصل آباد بورڈ کا نتیجہ 64.66% رہا ہے۔ سکول میں پہلی تین پوزیشنز حاصل کرنے والی طالبات کے نام بغرض دعا تحریر ہیں۔

☆ عزیزہ حافظ عالیہ نایاب بنت مکرم انور علی صاحب =935/1050 (اول)

☆ عزیزہ شفق شہوار ناصر بنت مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب =927/1050 (دوئم)

☆ عزیزہ صباعبور بنت مکرم محمد عارف صاحب 918/1050 (سوئم)

ناصر ہائر سیکنڈری سکول

امسال ناصر ہائر سیکنڈری سکول ربوہ کے 33 طلباء نے میٹرک کے سالانہ امتحان میں شمولیت اختیار کی۔ ایک طالب علم نے A-one گریڈ، 4 طلباء نے A گریڈ، 10 طلباء نے B گریڈ، 7 طلباء نے C گریڈ اور 4 طلباء نے D گریڈ حاصل کیا، جبکہ 6 طلباء کی کمپارٹمنٹ آئیں اور ایک طالب علم فیل ہوا۔ ناصر ہائر سیکنڈری سکول کی یہ پہلی کلاس تھی جس نے میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ سکول میں پہلی تین پوزیشنز حاصل کرنے والے طلباء کے نام بغرض دعا تحریر ہیں۔

☆ عزیزم یاسر عرفان ابن مکرم خالد محمود صاحب 891/1050 (اول)

☆ عزیزم قمران احمد ابن مکرم عبدالبصیر صاحب 812/1050 (دوئم)

☆ عزیزم عظیم انتصار احمد ابن مکرم مسعود احمد صاحب 803/1050 (سوئم)

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ طلباء و طالبات کو ہر میدان میں کامیابیاں عطا فرماتا چلا جائے اور جماعت کے لئے نافع الناس وجود بنائے۔ آمین

(نظارت تعلیم)

دردناک سانحہ

ہر آنکھ اشکبار ہے، ہر دل ہے غمزدہ
لاہور میں یہ دردناک سانحہ ہوا

تھا سجدہ ریز کوئی، تو کوئی رکوع میں
ایسے میں کوہِ غم تھا کوئی ان پہ گر پڑا

گھر میں خدا کے ایک قیامت بپا ہوئی
معصوم جانوں پر ہوا اک ظلم بے بہا

ہر سمت جوئے خون تھی گویا رواں ہوئی
محوِ درود پھر بھی تھا ہر چھوٹا اور بڑا

اہلِ وفا یوں سینکڑوں قربان ہو گئے
وقتِ نزع بھی نوکِ زباں پر تھا لا الٰہ

جاں نذر کی یوں خالق و مالک کے نام پر
ہونٹوں پہ ان کے شکوہ تھا، نہ کوئی تھا گِلہ

انصاف یہ خدا کی عدالت کرے گی اب
دعویٰ اسی کے سامنے ہے ہم نے کر دیا

سُن لو یہ رنگ لائیں گی قربانیاں ضرور
سو سال سے ہمارا قدم آگے ہے بڑھا

میری دُعائیں سن لے میرے رب کائنات
خلدِ بریں میں ان کو ٹھکانا تو کر عطا

اعظم نوید

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

18 / اگست 2010ء

12-10 am	عربی سروس
1-10 am	عربی سروس
2-30 am	درس القرآن
4-30 am	تلاوت
6-30 am	ایم۔ ٹی۔ اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
7-00 am	درس القرآن
8-30 am	تلاوت
9-20 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
9-40 am	سیرت النبی ﷺ
10-30 am	خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع 2003ء
11-00 am	تلاوت اور درس حدیث
1-00 pm	ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
1-30 pm	گلشن وقف نو
2-45 pm	انڈونیشین سروس
3-50 pm	درس القرآن
5-35 pm	تلاوت
5-50 pm	درس حدیث
6-10 pm	سائنس اور میڈیسن ریویو
6-40 pm	بنگلہ پروگرام
7-45 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 12 دسمبر 1986ء
9-00 pm	گلشن وقف نو
10-10 pm	سیرت النبی ﷺ
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-15 pm	تلاوت قرآن کریم

19 / اگست 2010ء

12-15 am	عربی سروس
2-10 am	درس حدیث
2-30 am	درس القرآن
4-10 am	تلاوت
5-00 am	ایم۔ ٹی۔ اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
6-00 am	درس القرآن
7-50 am	تلاوت قرآن کریم
8-40 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
9-00 pm	سیرت النبی ﷺ
9-45 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 12 دسمبر 1986ء
11-00 pm	تلاوت
12-50 pm	زندہ لوگ (ڈاکومنٹری)
1-05 pm	فیتھ میٹرز
2-10 pm	مسیح ہندوستان میں (ڈسکشن پروگرام)
2-50 pm	انڈونیشین سروس
3-45 pm	درس القرآن
5-30 pm	تلاوت
5-55 pm	زندہ لوگ (ڈاکومنٹری)
6-15 pm	یسرنا القرآن
6-30 pm	بنگلہ سروس
7-45 pm	ملاقات پروگرام (انگریزی زبان میں)
9-00 pm	خبرنامہ
9-25 pm	مسیح ہندوستان میں (ڈاکومنٹری پروگرام)
10-10 pm	یسرنا القرآن
10-25 pm	سیرت صحابیاتؓ
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-35 pm	تلاوت قرآن کریم

ربوہ میں غیراعلانیہ لوڈ شیڈنگ

۞ ربوہ اور گردونواح کے علاقوں میں شدید لوڈشیڈنگ کا سلسلہ جاری ہے لیکن کچھ عرصہ سے غیر اعلانیہ لوڈ شیڈنگ میں بہت اضافہ ہوگیا ہے۔ مقررہ اوقات کے علاوہ گھنٹوں بجلی بند ہونے سے کاروبار زندگی معطل ہو کے رہ گیا ہے۔ گرمی اور حبس کے ان دنوں میں عوام سخت پریشان ہیں۔ چھوٹے بچے، طلباء، ملازمت اور کاروبار کرنے والے غرض ہر طبقہ زندگی اس بجلی کی مستقل بندش سے بے حال ہے۔ واپڈا احکام سے اپیل کی جاتی ہے کہ اگر ضروری ہے تو دیگر شہروں کی طرح اعلانیہ لوڈ شیڈنگ صرف مقررہ اوقات میں ہی کی جائے۔

ضرورت خادم بیت الذکر

۞ محلّہ دارالبرکات ربوہ کے زیر انتظام بیت الحق میں ایک خادم سیکیورٹی گارڈ کی ضرورت ہے۔ خدمت دین کا شوق رکھنے والے احباب اپنے صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ درخواستیں مورخہ 25 /اگست تک خاکسار تک پہنچا دیں۔

(صدر محلہ دارالبرکات ربوہ)

خدمت قرآن کی قابل تقلید مثال

۞ جماعت احمدیہ چک 69 ر۔ب گھسیٹ پورہ ضلع فیصل آباد کی ایک ممبر لجنہ اماء اللہ مکرمہ کوثر پروین صاحبہ بنت مکرم نذیر احمد صاحب مستری، بعمر 29 سال جو پیدائشی طور پر دونوں ٹانگوں سے معذور ہیں۔ تعلیم بھی حاصل نہیں کی، بالکل ناخواندہ ہیں۔ البتہ قرآن کریم ناظرہ بڑے شوق سے سیکھا اور پھر ترجمہ قرآن بھی سیکھا۔ MTA پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی کلاسز سن سن کر ترجمہ میں مہارت حاصل کر لی۔ اس محنت اور کوشش کے بعد انہوں نے آگے بھی چھ شاگرد لڑکیوں کو مکمل قرآن کریم کا ترجمہ سکھا دیا ہے اور ماشاء اللہ مزید بہت سی ممبرات کو وہ ترجمہ قرآن سکھا رہی ہیں جو مختلف پاروں پر ہیں۔ محترمہ کوثر پروین صاحبہ کی معذوری اور ناخواندگی کے باوجود یہ مساعی دوسروں کیلئے قابل تقلید مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس بے لوث مساعی کو قبول کرتے ہوئے ان کو بہترین جزائے خیر سے نوازے۔ آمین

(ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن ووقف عارضی)

درخواست دعا

۞ مکرم محمد رشید صاحب کراچی جگر کے کینسر میں مبتلا ہیں۔ کیموتھراپی ہو رہی ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

مکان کرایہ پر دستیاب ہے

محلّہ دارالعلوم شرقی نور میں بالکل نیا تعمیر شدہ مکان، دو بیڈ رومز، ڈرائنگ روم، تین اٹیچ باتھ رومز، کچن، سٹور ٹی وی لاؤنج، دو عدد گیراج کرایہ کیلئے خالی ہے۔

رابطہ: 0300-6504824,0302-7089662

احمدیوں کی اپنی کوریئر سروس

گولڈ کراس کی جانب سے خوشخبری

عید کا خصوصی پیکج

21 کلو پارسل جرمنی 260، یوکے 235 اور باقی تمام ممالک میں بھی چھوٹے بڑے پارسل بھجوانے کے لئے ریٹ میں کمی دوسرے شہروں سے بھی پارسل پک کرنے کی سہولت کیلئے پہلے فون پر رابطہ کریں۔ نیز جرمنی اور یوکے وغیرہ میں ڈیوٹی نہ لگنے کی گارنٹی

مکمل گارنٹی + بہترین سروس + سب سے کم ریٹ اور آپ کا اعتماد

آج ہی رابطہ کریں۔ اسد رضوان: 047-6215901

0315-7250557
03156215901 ریلوے روڈ ربوہ

مغل بینکوئیٹ ہال

ایک نام | ایک معیار | مناسب دام

کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے

کشادہ ہال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش

لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام

پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

ربوہ میں سحر و افطار 16۔ اگست

انتہائے سحر	4:01
طلوع آفتاب	5:31
زوال آفتاب	12:13
وقت افطار	6:58

شربت فولاد اکسیر بدن

فولاد کی کمی کو دور کر کے طاقت بحال کرتا ہے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

فون: 047-6212434

مردوں اور عورتوں کے تمام پوشیدہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔ شفاء خدا دیتا ہے۔

ناصر ہومیو کلینک اینڈ سٹور

کالج روڈ ربوہ بالمقابل جدید پریس ربوہ

0300-7713148

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر

اقصیٰ چوک ربوہ۔ موبائل: 0301-7961600
0321-7961600

پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمٰن فون دفتر: 6214209

ضرورت سٹاف

الصادق اکیڈمی گرلز سیکشن میں انگلش اور سائنس کے مضامین پڑھانے کیلئے خواتین اساتذہ کی ضرورت ہے تعلیمی قابلیت M.Sc/B.Sc ہو۔ ادارہ میں سیکیورٹی گارڈز کی ضرورت ہے اسلحہ لائسنس رکھنے والے درخواستیں جمع کروا سکتے ہیں ریٹائرڈ فوجی کو ترجیح دی جائے گی۔ درخواستیں مین آفس الصادق اکیڈمی دارالرحمت شرقی الف میں جمع کروائیں۔

مینیجر الصادق اکیڈمی ربوہ

برائے رابطہ فون نمبرز: 6214434-6211637

FD-10